زوجہ مفقود الخبر کے احکامات

صائمہ ناہید سوہل/محمد ہمایوں عباس شمس

(ہندومت اور اسلامی قوانین کا تقابلی مطالعہ)

مفقود الخبر سے مراد ایسا شوہر جس کے زندہ ہونے یا نہ ہونے کا پتہ نہ چلے جیسا کہ جنگ میں گیا اور پھر پتہ نہ چلے کہ زندہ ہے کہ مرگیا۔ مرض الموت کی حالت میں نکل گیا اور پھر علم نہ ہوسکا کہ اس کے ساتھ کیا حالات پیش آئے۔ تحصیل علم کے لیے گیا مگر لاپتہ ہوگیا۔ سمندر کے سفر پر گیا مگر کوئی خبر نہ مل سکی تو اس قسم کی صورتوں میں زوجہ مفقود الخبر کے بارے کیا احکامات ہوں گے۔ قاضی فسخ نکاح کا حکم دے گا' یا زوجہ مفقود الخبر بذات فسخ نکاح کرکے نکاح ثانی کا اختیار رکھتی ہے۔ مفقود الخبری کی صورت میں انتظار کی عدت اور فسخ نکاح کی عدت نکاح ثانی کرنے تک کتنی ہوگی۔ اس مقالہ میں صرف تفریق بسبب مفقود الخبری کی صورت میں عورت کے فسخ نکاح اور عدت کو ہندومت اور اسلام کی تعلیمات کے پیش نظر زیر بحث لایا گیا ہے۔

ارتھ شاستر اور احکام مفقود الخبر

کوتلیہ چانکیہ کی تصنیف ''ارتھ شاستر'' (۱) کے احکامات کے مطابق خاوند کے لاپتہ ہونے کی صورت میں عورت کو نکاح ثانی کی اجازت حاصل ہے۔ کوتلیہ نے خاوند کی مفقود الخبری کی صورت میں بیوی کو انتظار کی مدت گزار کر نکاح ثانی کی اجازت دی ہے۔

چار ذاتوں کی خواتین کے لیے احکامات

کوتلیہ نے شودر' ویش' کھشتری اور برہمن ذاتوں سے تعلق رکھنے والی بے اولاد خواتین کے انتظار کی مدت بالترتیب ایک' دو' تین اور چار سال گنوائی ہے۔ با اولاد خواتین کے لیے ایک سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے

شوہر کا انتظار کریں اگر گزارے کی کوئی صورت ہو تو وہ اس سے دگنی مدت تک انتظار کریں۔(۲) اگر ان کے پاس وسائل نہ ہوں تو ان کے خوشحال رشتہ دار چار یا آٹھ برس تک ان کی کفالت کریں اور اس کے بعد پہلی شادی پر جو کچھ دیا گیا تھا۔وہ واپس لے کر انہیں دوسری شادی کرنے کی اجازت دے دیں۔(۳)

حصول تعلیم کے لیے بیرون ریاست جانے والے خاوند کی زوجہ کے واسطے احکامات اس طرح ہیں کہ کوٹلیہ کے نزدیک تعلیم کے لیے ریاست سے باہر جانے والے برہمن کی بے اولاد بیوی دس سال تک اس کا انتظار کرے اگر اولاد ہو تو یہ مدت دو سال مزید بڑھ جائے گی۔(۴) اگر خاوند بادشاہ کا ملازم ہو تو زوجہ کے واسطے احکامات کے مطابق کوٹلیہ کی رائے میں جس عورت کا خاوند بادشاہ کا ملازم ہو وہ مرتے دم تک اس کی واپسی کا انتظار کرنے کی پابند ہوگی۔(۵)

دھرم کے چار مسلمہ طریقوں کے مطابق بیاہی لڑکی کے واسطے احکامات

کوٹلیہ کے خیال میں دھرم (مذہب) کے چار مسلمہ طریقوں (براہم، پراجت، آرس، آسور) میں سے کسی ایک طریقے سے بیاہی ہوئی نوجوان لڑکی بغیر اطلاع کے پردیس گئے خاوند کا سات ماہ تک انتظار کرے اگر اس کا خاوند اطلاع دے کر گیا تھا تو یہ مدت ایک سال ہوگی۔(۶)

شلک (لڑکی کے بدلے دولت) وصول کرنے کی صورت میں احکامات

کوٹلیہ کے نزدیک ادھورا شلک وصول کرنے والی عورت کے پردیس گئے خاوند کی اگر کوئی اطلاع نہ ملے تو وہ تین ماہواریوں تک اس کا انتظار کرے گی البتہ خبر ملنے کی صورت میں یہ انتظار دس ماہواریوں تک بڑھ جائے گا۔پورا شلک وصول کرنے والی عورت پانچ ماہ تک اپنے شوہر کا انتظار کرے۔(۷) اس کے بعد وہ مذہبی عالموں کی اجازت سے اپنی پسند کے کسی مرد سے شادی کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

بے اولاد خواتین کے لیے احکامات

ارتھ شاستر کے مطابق جن بے اولاد خواتین کے شوہر لمبے عرصے تک ریاست سے باہر رہیں۔سنیاسی بن جائیں یا انتقال کر جائیں تو وہ سات ماہ تک انتظار کریں گی۔(۸) اس کے بعد وہ نکاح ثانی کا حق رکھتی ہیں۔

ارتھ شاستر میں کوٹلیہ چانکیہ کے ان احکامات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر خاوند نکاح کے بعد بیان کردہ صورتوں میں لاپتہ ہوگیا ہے تو عورت ساری زندگی اس کے انتظار میں گزارنے کی پابند نہیں

☆جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنی کو ترجیح حاصل ہو جائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

ہے، بلکہ وہ مقررہ قوانین اوراصول وضوابط کے مطابق اتنا عرصہ عدت کا گزار کر نکاح ثانی کا حق رکھتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ابہام کا شکار ہے کہ ایک طرف تو کوٹلیہ چانکیہ نے چار ذاتوں (برہمن، ویش، کھشتری، شودر) سے تعلق رکھنے والی بیاہی خواتین کی مفقود الخبری کی صورت میں عدت بیان کی گئی تو آگے جا کر مختلف وجوہات حصول تعلیم، بادشاہ کی ملازمت، شلک کی وصولی وغیرہ کی صورت میں بیاہی خواتین کے لیے جو عدت بیان کی ہے آیا کہ اس کا اطلاق بلاتفریق ذات پات ہندو سماج کی ہر خاتون پر ہوگا، یا پھر نہیں ہوگا۔ اس طرح کوٹلیہ چانکیہ کی دو طرح کی آراء سامنے آتی ہیں۔ دور حاضر میں انڈین میرج ایکٹ میں نکاح وطلاق سے متعلقہ قوانین کی بنیاد بھی یہی قوانین ہیں۔

منودھرم شاستر اور احکام مفقود الخبر

اگر خاوند روزگار یا دیگر امور کے سلسلے میں پردیس چلا جاتا ہے اور اس کی کوئی خبر نہیں تو بیوی کو کتنی دیر انتظار کرنا چاہیے۔ اس بارے میں منو مہاراج نے دھرم شاستر (۹) میں لکھا ہے:

''خاوند بیرون ملک کسی مقدس فرض کے لیے جائے تو بیوی آٹھ برس انتظار کرے۔ تحصیل علم یا شہرت کے لیے جائے تو چھ برس اور اگر حصول مسرت اور لذت کی تلاش میں جائے تو تین برس انتظار کرے۔''(۱۰)

اس حکم سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ بیوی بیان کردہ وجوہات کی بناء پر مفقود الخبر خاوند کے انتظار میں کتنی مدت گزارے گی، مگر یہ واضح نہیں ہوتا کہ اگر وہ اتنی مدت کے بعد یا ہمیشہ کے لیے واپس نہیں آتا تو اس بیوی کا کیا ہوگا؟ کیا وہ مزید انتظار کرے گی؟ کیا زوجہ کی اپنے خاوند سے علیحدگی متصور ہوگی؟ نکاح ثانی کرسکتی ہے کہ نہیں؟ نیوگ (۱۱) ہندو قانون کے مطابق) کا راستہ اختیار کرسکتی ہے کہ نہیں؟ مگر منو کے اس حکم سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مفقود الخبری کی صورت میں وہ نکاح ثانی کا حق رکھتی ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی اور احکام مفقود الخبر

ہندو فلاسفر و مصلح سوامی دیانند سرسوتی بھی طلاق کو ناجائز قرار دیتے ہیں، مگر اس کے نزدیک خاوند اور عورت میں جدائی صرف دو صورت میں ممکن ہے۔

۱۔ کسی کام کے لیے غیر ممالک جانا

۲۔ موت (۱۲)

کسی کام کے لیے غیر ممالک جانے والی وجہ بھی مفقود الخبری کے زمرے میں آتی ہے کہ اس صورت میں بیوی خاوند کی زوجیت سے خارج ہو جائے گی۔

دورِ حاضر میں مفقود الخبر کے احکامات

برطانوی دورِ حکومت کے دوران ہندو عورتوں میں اپنے حقوق کی دستیابی اور تحفظ کے لیے آگاہی اور شعور بیدار ہو چکا تھا۔ قبل از جنگ آزادی ۱۸۵۷ء انگریز دور میں ہندو عورتوں کی بہت حوصلہ افزائی کی گئی۔ حقوق نسواں کے تحفظ کے لیے قوانین پاس ہوئے۔ جس میں عورتوں کو تعلیم کا حق، صغرسنی میں شادی کی ممانعت، بیوہ کا نکاح ثانی، رسم ستی کا خاتمہ، رسم پردہ کا خاتمہ، مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی آزادی وتنگ نظری نے عورتوں کی قانونی اور اخلاقی مجبوریوں پر سے پابندی اٹھانے پر پُرزور مخالفت کی۔ عورتوں کو جن تحفظات ومفادات سے نوازا جارہا تھا وہ ان سے محروم رہیں۔ ایک وجہ تو اس کا اپنی ذات پر عدم اعتماد، مرد کی دست نگر ہونا اور فطری شرم وحیاء کا ہونا تھی اور دوسری وجہ مردوں کے معاشرے میں اپنے حقوق کے لیے لڑنا اکیلی عورت کے بس کی بات نہ تھی۔ بعد از جنگ آزادی ابھی تک ہندوستان کے لیے باقاعدہ کوئی قانون سازی نہیں ہوئی تھی مگر برطانوی راج کے دوران ہندو مصلحین نے ہندوستان میں معاشرتی اصلاحات نافذ کروائیں۔ حقوق نسواں کے سلسلے میں راجہ رام موہن رائے کی خدمات قابل قدر ہیں۔ آل انڈیا وومن کانفرنس جیسی تنظیم نے بھی عورتوں کو معاشرے میں جائز مقام اور حقوق دلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مصلحین کی کوششوں سے جب ہندوستان کے لیے ۱۹۵۰ء میں قانون بنا تو اس میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق عطا کیے گئے۔ (۱۳)

انڈیا کا آئین ۱۹۵۰ء

اس قانون کی رو سے ہندو اور غیر ہندو کو یکساں بنیادی حقوق فراہم کیے گئے اور عورت کو ہر شعبہ زندگی میں مرد کے مساوی حقوق دیئے گئے۔ اس قانون میں شادی اور اس سے متعلقہ مسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

1.Marrage and the family structure

2.Ownership of property.(14)

اسپیشل میرج ایکٹ ۱۹۵۴ء اور طلاق

اس ایکٹ کے تحت طلاق کے لیے ظلم وستم' جذام' خاوند یا بیوی میں سے کسی ایک کی بے وفائی' امراض خبیثہ' جنون' دماغی امراض' لاعلاج مرض' مفقود الخبری' دنیا سے بے رغبتی' لاعلاج مرض اور باہمی رضا مندی جیسی وجوہات کو تسلیم کیا گیا۔اس ایکٹ کی رو سے اگر زوجین ایک سال کے عرصہ تک الگ الگ رہ رہے ہوں تو دونوں مشترک طور پر علیحدگی کے لیے درخواست دیں گے۔مگر فوری طور پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا۔چھ ماہ کا عرصہ ان کو دیا جائے گا۔تاکہ ذہن باہمی مفاہمت کے لیے آمادہ ہو سکے۔اگر ایسی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے تو چھ ماہ کے عرصہ کے بعد ان کو دوبارہ درخواست دینا ہوگی پھر طلاق کو حتمی سمجھا جائے گا۔(۱۵)

ہندو میرج ایکٹ ۱۹۵۵ء

بھارت کی قانون ساز اسمبلی نے ۱۹۵۵ء میں ہندو میرج ایکٹ پاس کیا۔جس کی رو سے عورت بحیثیت بیوی اپنے خاوند کے خاندان میں عزت وتکریم کی حامل ہوگی۔اس ایکٹ میں شادی اور اس کے لیے شرائط' عمر' بچوں کی سرپرستی' جہیز' رسم ستی' طلاق اور مفقود الخبر وغیرہ وغیرہ جیسی دفعات شامل کی گئیں۔

اس ایکٹ کی رو سے سات سال کے عرصہ میں زوجین میں سے کسی ایک کی گم شدگی کی بنا پر طلاق حاصل کی جا سکتی ہے۔اس کے علاوہ تنسیخ نکاح کی درخواست پیش کی جا سکتی ہے۔جب عدالتی طریقہ کار کے مطابق ایک سال کے اندر اندر ازدواجی تعلقات (صلح کے لیے) کی بحالی کی کوئی صورت بھی سامنے نہ آئے۔(۱۶)

انڈین میرج ایکٹ ۱۹۷۶ء

۱۹۷۶ء کے شادی کے قوانین کے باب دوئم کے مطابق طلاق کے سلسلے میں ۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء کی دفعات میں ترمیم کی گئی۔زوجین ظلم وزیادتی' بے وفائی' بے دینی اور زناکاری' عدم نان ونفقہ' باہمی رضامندی سے علیحدگی' مرگی' جنون' خیار بلوغ جیسی وجوہات کی بنا پر علیحدگی حاصل کر سکتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مفقود الخبر شوہر کے بارے میں بھی درج ہے کہ زوجین میں سے کوئی ایک ہندوستان سے باہر مقیم ہو یا سات سال کے عرصہ گزر جانے پر بھی گم شدگی کی خبر نہ ملے تو درخواست گزار جہاں مقیم ہے اس عدالت میں علیحدگی کی درخواست دے گا۔کورٹ کو اختیار ہے کہ وہ معاہدہ ازدواج

کوختم کرادے۔(۱۷)

طلاق بل ۲۰۱۰ء

اس بل کی بنیاد بھی ۱۹۵۵ء میں اور ۱۹۷۶ء کا ایکٹ ہے۔یہ بل لاء کمیشن اور سپریم کورٹ کی سفارشات پر ترتیب دیا گیا۔''میرج لاز (ترمیم داضافہ شدہ) بل ۲۰۱۰ء کی منظوری ''یونین کیبنٹ نے دی جس کی صدارت وزیراعظم من موہن سنگھ نے کی۔

اس بل نے ہرایک کے لیے طلاق کا حصول آسان بنادیا' کیونکہ اس میں اس بات کا اضافہ کیا گیا کہ بیوی کوڈرانے دھمکانے پر بھی طلاق کا اطلاق ہوگا۔سابقہ قوانین کی طرح اس میں بھی طلاق کی دجوہات ظلم دزیادتی' زناکاری' بے دفائی' باہمی رضامندی' غیرمذہب کا قبول کرنا' ذہنی امراض (دیوانگی' پاگل پن) ناقابل علاج مرض' مفقودالخبر شوہر (سات سال کے عرصہ) تھیں مگر اس بل کی دفعہ 13.C سیکشن ۲۸ کے مطابق تنسیخ شادی کے لیے درخواست دائر کرنا ہوگی اور چھ ماہ کے اندر اندر فیصلہ کردیا جائے گا۔(۱۸)

اس بل میں بھی سابقہ ایکٹوں کی طرح مفقودالخبری کا عرصہ سات سال بیان کیا گیا ہے۔

دین اسلام اوراحکام مفقودالخبر

دین اسلام نے جس قدر اہمیت عائلی زندگی کو دی ہے دنیا کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتی' اگر کوئی شخص عائلی زندگی کے استحکام کا موازنہ دیگر معاشرتی نظاموں سے کرے تو یہ اس کو اعلی وارفع نظر آئے گا کیونکہ اسلام کا نظام من جانب اللہ ہے جس میں کوئی کمی اور کوتاہی نہیں ہے۔زوجین میں علیحدگی' اصل میں مرداورعورت کوایک فطری سہولت ہے کہ اگر وہ اکٹھا نہیں رہنا چاہتے تو دین اسلام نہیں چاہتا کہ یہ معاہدہ ازدواج فریقین کے لیے مصیبت بن جائے۔

تفریق بسبب مفقودالخبری

خاوند کے غائب ہونے کی وجہ سے طلاق کا مطالبہ کرنا تاکہ عورت سے تکلیف کو رفع کیا جاسکے۔عورت کوحق ہے کہ جب اس کا خاوند غائب ہوتو وہ علیحدگی کا مطالبہ کرے لیکن شرائط درج ذیل ہیں:

ا۔خاوند کا اپنی بیوی سے غائب ہونا کسی ایسے عذر کی بناء پر نہ ہو جو قبول کیا جائے۔

۲۔اس کو اس کے غائب رہنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہو۔

۳۔اس کا غائب ہونا اس ملک میں نہ ہو جہاں وہ رہتی ہے۔

۴۔اس پر سال گزر جائے جس میں عورت تکلیف پاتی ہو۔

اگر خاوند کا اپنی بیوی سے غائب ہونا ایسی وجوہات کی بنیاد پر ہو مثلاً طالب علم ہو اور بیرون ملک رہائش پذیر ہو۔ یا کاروبار کے سلسلے میں سکونت اختیار کر لی ہو۔ یا وہ ملک سے باہر ملازم ہو۔ اس کو خرچہ بھیجتا ہو یا نہ بھیجتا ہو۔ مگر اس کی سکونت کے بارے میں علم ہو تو عورت علیحدگی کا مطالبہ نہیں کرے گی۔ اگر وہ خوش حال ہے تو اس کو خرچہ بھیجے گا اگر تنگ دست ہے تو اپنی تنگ دستی کا ذکر بیوی سے کرے گا۔

اس بارے میں بدایۃ المجتہد میں درج ہے:

واختلفوا فی المفقود الذی تجھل حیاتہ او موتہ فی ارض الاسلام فقال مالک یضرب لامرآتہ اجل اربع سنین من یوم ترفع امرھا الی الحاکم (۱۹)

اس صورت میں علما کا اختلاف ہے کہ اگر شوہر ارض اسلام میں گم ہو جائے یا موت یا زندگی کے بارے میں کچھ پتہ نہ چلے تو امام مالک کہتے ہیں کہ عورت کے لیے چار سال انتظار کرنا ہوگا اس دن سے جس دن وہ معاملہ قاضی کے پاس لے کر گئی۔

اسی طرح اگر وہ اسی ملک میں غائب ہو جہاں وہ رہتی ہے۔ عورت اپنے خاوند کی دوری کی وجہ سے تکلیف پائے تو وہ علیحدگی کا حق رکھتی ہے۔ نہ کہ صرف غائب ہونے پر بشرطیکہ سال کا گزرنا ضروری ہے۔ عورت تکلیف محسوس کرے، تنہائی سے خوف زدہ ہو۔ اپنے نفس پر حرام کردہ امور میں مبتلا ہو جانے کا ڈر ہو۔ ایک سال کا اندازہ امام مالک کا قول ہے اور ایک قول تین سال ہے۔ امام احمد کے نزدیک کم مدت کے بعد عورت علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے جو کہ چھ ماہ کی ہے۔ کیونکہ یہ وہ کم از کم مدت ہے جس میں عورت خاوند کے غائب رہنے پر صبر کر سکتی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

امراۃ المفقود امراتہ حتی یاتیھا الخبر (۲۰)

گم شدہ کی بیوی اسی کی بیوی شمار ہوگی جب تک گم شدہ کی کوئی واضح اطلاع نہ مل جائے۔

گم شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کے متعلق کوئی واضح حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں اور مذکورہ روایت ضعیف ہے۔اس لیے اس کی عدت میں اختلاف ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فرمایا کہ علماء کی اکثریت اسی کی قائل ہے کہ:

اذافقدفی الصف تربصت امراتہ سنۃ واذافقدفی غیر الصف فاربع سنین (۲۱)

اگر وہ جنگ میں گم ہوجائے تو ایک سال اور اگر جنگ میں نہ ہوتو وہ چار سال انتظار کرے۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک مفقودالخبر شوہر کی زوجہ کا نکاح دوسرے مرد سے اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس مفقودالخبر شوہر کے ہم عصر لوگ زندہ ہوں۔(۲۲)

ابن قدامہ نے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا قول ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

وقال مالک والشافعی فی القدیم تتربص اربع سنین وتعتدللوفاۃاربعۃ اشہر وعشر اوتحل للازواج(۲۳)

امام مالک اور امام شافعی نے یہی مؤقف اپنایا ہے کہ وہ چار سال انتظار کرے گی اور اس کی وفات کی عدت چار ماہ دس دن گزارے گی اور پھر نکاح ثانی کر سکے گی۔

ان احکامات سے واضح ہوتا ہے کہ لاپتہ شوہر کی بیوی اس کی زوجیت سے نہیں نکلے گی تاوقتیکہ اس کی وفات کی اطلاع یا ثبوت طلاق یا خاوند کے مرتد ہوجانے کا ثبوت نہ مل جائے۔

اگر حاکم عدالت شوہر کی مفقودالخبری کی تصدیق کردے تو زوجہ حکم سے چار سال تک انتظار کرے اس کے بعد نکاح فسخ متصور ہوگا۔اس کے بعد عورت چار ماہ دس دن کی عدت گزارے گی اور مرد کے رشتہ زوجیت سے آزاد ہوجائے گی اور اپنی مرضی سے نکاح کرنے کی مجاز ہوگی۔اس بارے میں ڈاکٹر تنزیل الرحمن نے ذکر کیا ہے:

”یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شوہر جو غائب غیر مفقود ہواس سے تفریق حاصل کرنے کا جواز تسلیم کرلیا جائے مگر مفقودالخبر شخص کی زوجہ تازندگی انتظار کرتی رہے۔کسی شادی شدہ عورت کا عمر بھر اس طرح اپنے شوہر کا انتظار اور اپنے جذبات پر قابو رکھنا نہ صرف مشکل اور کٹھن ہے بلکہ ایسی صورت میں صبر کی تلقین کرنا اللہ کے اس قول کے بھی خلاف ہے کہ اللہ کسی نفس کو اس کی برداشت سے زیادہ

تکلیف نہیں دیتا۔ شوہر کی موت کی اطلاع تک عورت کا صبر کیے بیٹھے رہنا جنسی آوارگی اور گناہ میں آلودگی کا ایک قوی سبب بن سکتا ہے۔لہٰذا حنفیہ اور شافعیہ کے مقابلے میں مالکیہ کا مذہب قوی تر اور اصح معلوم ہوتا ہے۔''(۲۴)

ہندومت اور اسلام کے احکامات کا تقابلی جائزہ

ہندومت میں مفقود الخبر سے مراد وہ شوہر جو روزگار، تحصیل علم یا کسی اور غرض سے پردیس چلا جائے اور واپس نہ آئے اور نہ ہی اس کی کوئی خبر ملے تو اس صورت میں بیوی کب تک اس کا انتظار کرے کہ وہ نکاح ثانی کی حق دار ہو جائے۔ اس ضمن میں کوٹلیہ چانکیہ کے نزدیک شودر، ویش، کھشتری اور برہمن ذاتوں سے تعلق رکھنے والی بے اولاد خواتین اسی ترتیب سے ایک، دو، تین اور چار سال تک ملک سے باہر گئے ہوئے خاوند کا انتظار کریں۔ اولاد والی ایک سال سے زائد عرصہ تک انتظار کرنے کی پابند ہے۔ اگر ذرائع معاش دستیاب ہوں تو وہ دگنی مدت تک انتظار کرے گی اگر ذرائع معاش مفقود ہیں تو خوش حال رشتہ دار چار یا آٹھ برس تک اس کی کفالت کرنے کے بعد شادی پر جو اسے دیا گیا واپس دے کر اس کی دوسری جگہ شادی کر دیں گے۔ نوجوان لڑکی کا خاوند بغیر اطلاع دے جائے تو سات ماہ تک انتظار کرے اگر اطلاع دے کر جائے تو ایک سال انتظار کی پابند ہو گی اگر اطلاع نہ آئے تو پانچ ماہ تک انتظار کرے اگر خبر آ جائے تو انتظار کی مدت دس ماہواریوں تک بڑھ جائے گی۔ بے اولاد عورتیں جن کے خاوند ہمیشہ کے لیے باہر رہ جائیں۔ سنیاسی بن جائیں یا انتقال کر جائیں تو وہ سات ماہ تک ان کا انتظار کرنے کے بعد نکاح ثانی کا حق رکھتی ہے۔

منومہاراج کے نزدیک بھی عورت کو آٹھ برس انتظار کرنا چاہیے تحصیل علم کے لیے جائے تو چھ برس اور اگر حصول لذت ومسرت کے لیے جائے تو تین سال تک اس کا انتظار کرے مگر منومہاراج نے آگے ذکر نہیں کیا کہ خاوند طلاق دے گا یا عورت خلع لے گی۔ اسی طرح ہندوؤں کے بنیادی مآخذ قوانین میں یہ کہیں ذکر نہیں ملتا کہ کس قسم کی عورت کتنی مدت انتظار کے بعد کب نکاح ثانی کرے گی۔

دور حاضر میں نافذ العمل انڈین ایکٹ ۱۹۷۶ء کے مطابق مفقود الخبر کی صورت میں عورت عدالت کی طرف رجوع کرے گی اور سات سال انتظار کرنے کے بعد عدالت رشتہ ازدواج کو ختم کر دے گی۔

اس کے برعکس دین اسلام میں مفقود الخبر شوہر کے بارے میں تفصیلی احکام موجود ہیں اگر شوہر جنگ میں گیا ہو یا عام حالات میں تو اس کی اطلاع نہ ملنے پر کب تک بیوی اس کا انتظار کرے گی۔اس ضمن میں آئمہ اربعہ میں اختلاف موجود ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ ہے کہ عورت چار سال انتظار کے بعد نکاح ثانی کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

مذکورہ ادیان کے تقابلی مطالعہ سے معلوم ہوا کہ دونوں ادیان میں احکام مفقود الخبر میں بڑی حد تک مماثلت ہے اگرچہ انتظار کی مدت میں فرق ہے۔مفقود الخبر خاوند کی زوجہ سات سال کا عرصہ اور دین اسلام میں چار سال کا عرصہ گزار کر مرد کی زوجیت سے آزاد ہوگی۔ہندومت میں زوجیت ساقط ہونے کی بناء پر عورت پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جب کہ اسلام میں یہ مدت چار ماہ دس دن کی ہے۔

حواشی

ا۔''ارتھ شاستر کا زمانہ تصنیف ۳۱۱ق۔م سے ۳۰۰ق۔م ہے جو کہ کوتلیہ چانکیہ کی تصنیف ہے۔ارتھ کے معنٰی مطلب' مقصد' مراد' قصد' مال' دولت' جائداد حکومت وغیرہ کے ہیں (اصغر راجیسور راؤ' ہندی اردو لغت' لہور' سچیت کتاب گھر' (۲۰۰۳ص ۵۰) اور شاستر سے مراد کسی دیوتا' رشی یا منی کی لکھی ہوئی کتاب فلسفہ' مباحثہ علمی' مناظرہ دینی ہے (ایضا' ص ۳۳۳) اور کوتلیہ کے معنی ٹیڑھاپن' بغض' کدورت اور چانکیہ کے معنی چانک نامی منی کے خاندان کا بیان کئے گئے ہیں (ایضا' ص۲۲۹۔۳۶۹) کوتلیہ چانکیہ ہندوستان کے عظیم شہر ٹیکسلا میں ایک برہمن گھرانے میں پیدا ہوا۔غربت اور بدصورتی کے باوجود وہ علم کے اہم منصب پر فائز ہوا اور مایہ ناز کتاب ''ارتھ شاستر'' تصنیف کی۔اس تصنیف میں شعبہ زندگی کے تمام پہلوؤں زراعت' معیشت' عائلی زندگی' سیاسیات' صنعت وحرفت' رسوم ورواج' طب' فوج کی تنظیم وترتیب' خارجہ وداخلہ پالیسی' علوم وفنون غرضیکہ ہر پہلو کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے اور جرائم کو بمعہ سزاؤں کے بیان کیا گیا ہے۔نیز منو اور ارتھ شاستر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منو کے ہاں بھی اکثر قوانین واحکام ارتھ شاستر سے اخذ کردہ ہیں۔

۲۔کوتلیہ چانکیہ' ارتھ شاستر' مترجم: سلیم اختر' لاہور: نگارشات پبلشرز' ۲۰۱۱' باب چہارم' ص ۲۰۶

۳۔ایضا ۴۔ایضا ۵۔ایضا

۶۔ایضا ۷۔ایضا٬ص ۲۰۷ ۸۔ایضا

۹۔منو کے معنی برہما کا بیٹا۔انسانوں کا جداعلی (اصغر٬راجیسورراؤ٬ہندی اردولغت٬ص ۴۱۳)اوردھرم شاستر سے مراد"دھرم کا علم"یا"قوانین کا مجموعہ" ہے۔منودھرم شاستر کا زمانہ تصنیف 200BCE سے 100CE ہے یہ بھی کہاجاتا ہے کہ منو پہلا انسان ہی نہیں بلکہ پہلا بادشاہ بھی تھا اور یہ بھی کہاجاتا ہے کہ منو نے ایک مچھلی کی نصیحت پرعمل کرتے ہوئے ایک بہت بڑی کشتی بنائی اوراس کے سوا کوئی انسان زندہ نہ رہا اور پانیوں میں اترنے پراس نے نفس کشی کو اپنا شعار بنالیا جس سے ایک عورت پیدا ہوئی اور پھر نسل انسانی کا سلسلہ اس سے چلا(منو٬منودھرم شاستر٬مترجم ارشدرازی٬لاہور٬نگارشات پبلشرز٬۲۰۰۷ء٬ص۱۸)اس کتاب میں بھی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلقہ قوانین واحکام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔منو سے پہلی بار بنی نوع انسان کو ذات پات کی تقسیم سے روشناس کرایا۔منوسمرتی کو ہندوستان میں آئیڈیل مانا جاتا ہے(ایضا٬ص۲۱)

۱۰۔منو٬دھرم شاستر٬مترجم:ارشدرازی٬لاہور:نگارشات پبلشرز٬۲۰۰۷ء٬اشلوک ۷۶٬ص ۲۱۶

۱۱۔اصغر٬راجیسورراؤ٬ہندی اردولغت٬ص ۴۴۸

۱۲۔دیانندسرسوتی٬سوامی٬ستیارتھ پرکاش٬مترجم٬پنڈت ایمل داس جی ولالہ آتمارام جی٬لاہور:لالہ تولالہ رام آریہ سماج واقعہ وچھووالی٬۱۸۹۹ء٬ص ۱۴۵

13.Dr.anjani kant,woman and the law(1947). New delhi, A.P.H publishing Corporation,p.75 14.Ibid, p.76 15.Desia kumud, (1964) indian law of Marriage and Divorce, Bombay: popular rakashan, p.115 16.kuppu Swamy (N.D),A study of Opinion Regarding Marriage and Divorce, Bombay: Asia publishing House, p.150 17. Dr.Anjani kant, women and the law, p.10 18. Availabale From: www.google.com, Accessed on: {21 Dec.2014} Bill no: xli of 2010, Compiled by: M. veerappamoily, New Delhi,13th July,2010 ۱۹۔ابن رشد٬محمد بن احمد ابوالولید٬القاضی٬بدایۃ المجتهد ونهایۃ المقتصد٬(کتاب الطلاق الفصل الثالث فی خیار الفقد)٬

لاہور: فاران اکیڈمی، س۔ن، ۲/ ۳۹

۲۰۔الدارقطنی، علی بن عمر، الامام، دارقطنی، لاہور: دارالنشر الکتب الاسلامیہ، (س۔ن)، ۳/ ۳۱۲

۲۱۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، حافظ، فتح الباری، (کتاب الطلاق)، لاہور: دارالنشر، الکتب الاسلامیہ، ۱۹۸۱ء، ۹/ ۴۳۰، حدیث ۵۲۹۲

۲۲۔ابن رشد، محمد بن احمد ابوالولید، القاضی، بدایۃ المجتہد ونھایۃ المقتصد، (کتاب الطلاق الفصل الثالث فی، خیار المفقد)، لاہور: فاران اکیڈمی، (س۔ن)، ۲/ ۴۴

۲۳۔ابن قدامہ، ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد، المغنی، (کتاب العدۃ فصل فی احکام المفقود)، مصر: مطبعۃ الامام (س۔ن)، ۸/ ۹۵

۲۴۔تنزیل الرحمن، ڈاکٹر، مجموعہ قوانین اسلام، (تفریق بسبب مفقود الخبری، قید وعدم فراہمی نفقہ)، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلام، ۲۰۰۸ء، ۲/ ۶۹۵

احسن القواعد الترکیبیہ

درسی عربی کتب کی عبارات کی ترکیب کے قواعد آسان انداز میں

جناب مولانا محمد احسن اویسی کی نئی پیش کش......

از افادات مفتی لیاقت حسین مظہری صاحب

صدر مدرس جامع العلوم مرکزی عیدگاہ خانیوال

ملنے کا پتہ: دارالعوم حنفیہ غوثیہ پی ای سی ایچ سوسائٹی بلاک ۲ کراچی